واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون (الآیہ)

اور جب قرآن پڑھا جائے پس اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تا کہ تم رحم کیے جاؤ (القرآن)

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟

از افادات

پیر طریقت استاذ العلماء علامہ مولانا محمد عمر قریشی دامت برکاتہم العالیہ

مرتبہ

مولانا مفتی محمد صادق صاحب

دارالافتاء مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ پنجاب پاکستان

فون نمبر 0662242632

نام کتاب	کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیئے
ازافادات	پیر طریقت حضرت علامہ محمد عمر صاحب قریشی دامت برکاتہم
مرتبہ	مولانا مفتی محمد صادق
کمپوزنگ	محمد بلال قریشی
ناشر	مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو
اشاعت اول	جون 2006
تعداد	1200
قیمت	.....

برائے رابطہ

مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ 0662242632

مولانا محمد مرسلین صاحب 03007307166

اسامہ بک سنٹر نزد سول ہسپتال فتح پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی آلہ الاتقیاء واصحابہ الاصفیاء۔

امابعد

برادران اسلام :۔ زیرنظر تالیف کسی کی دل آزاری یا کسی پر الزام تراشی کے لئے نہیں لکھی گئی بلکہ بعض حضرات کی طرف سے مسلسل شوروغوغا دن رات سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کہ تمھاری نمازیں باطل ہیں (کیونکہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی) سے پریشان نمازی دوستوں کے اطمینان قلب کے لئے ترتیب دی گئی ہے تاکہ وہ حضرات مکمل یکسوئی سے اللہ کی عبادت میں منہمک رہیں اوریوسوس فی صدور الناس کے مصداق لوگوں سے متأثر نہ ہوں۔

ہمارے علماء کرام نے ہمیشہ فروعی مسائل میں زیادہ تر چشم پوشی سے کام لیا تاکہ مسلمانوں میں انتشار وتفرقہ کی فضاء پیدا نہ ہو مگر ان کے سکوت سے فائدہ اٹھا کر یارلوگوں نے عوام الناس کو یہ تأثر دینا شروع کردیا کہ احناف کے پاس تو صرف فقہ حنفی ہے۔نعوذ باللہ ان کے پاس ذخیرہ قرآن وحدیث میں سے ایک بھی ایسی آیت وحدیث موجود نہیں جس میں ہو کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ

کرنے والے کی نماز ہو جاتی ہے۔

بالآخر بادل ناخواستہ بالاختصار چند دلائل سپرد قلم کر دیے اللہ تعالیٰ قبول فرماویں اور ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

بات کو آسان سے آسان تر کرنے کے لئے **اولاً** اپنے مسلک کی تائید میں قرآن مجید کی دو آیات مبارکہ پیش کئی گئیں پھر ان کی تفسیر اصحاب رسول ﷺ جلیل القدر تابعین اور مفسرین سے نقل کی **ثانیاً** اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث مبارکہ میں سے پانچ احادیث مبارکہ وہ بھی صحاح ستہ میں سے خصوصاً بخاری شریف و مسلم شریف میں سے بیان کی گئیں **ثالثاً** اصحاب رسول ﷺ میں سے تین اولوالعزم حضرات کے اقوال سے ثابت کیا کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرنی چاہیے یہ ترتیب اس لئے رکھی کہ جب حضرت رسول خدا ﷺ نے جناب معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح فیصلہ کریں گے۔ جناب معاذؓ نے عرض کی میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم کو کتاب اللہ میں اس کا حکم نہ ملے (تو پھر فیصلہ کیسے کرو گے) حضرت معاذؓ نے عرض کیا پھر سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کروں گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تمھیں اس کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں سے بھی نہ ملے حضرت معاذؓ نے عرض کی میں اپنی

رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے یہ جواب سن کر میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کے قاصد کو اس چیز کی توفیق بخشی جس کو اس کا رسول پسند کرتا ہے۔ ترمذی شریف ج ۱/ص ۱۵۹ / ابوداؤد شریف/ ج ۲/ص ۵۰۵

مکرم ناظرین: ۔اس حدیث کے پیش نظر ہم نے بھی اسی ترتیب سے دلائل پیش کئے اولاً قرآن مجید پھر حدیث مبارک البتہ قیاس واجتہاد کو اختصار کے سبب بیان نہیں کیا گیا۔

ضـــــروری گـــذارش : ۔جولوگ اپنی پہچان ..... کے دو اصول **اطیعوا اللہ و اطیعو ا الرسول** کے الفاظ سے کراتے ہیں اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کا نام لے لے کر بے جا رعب جماتے ہیں (اور ہمیں امام ابوحنیفہ کے مقلد ہونے کا طعنہ دے کر یہ باور کراتے ہیں کہ ان کے پاس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے چلو بقول ان کے ہم تو فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں اگرچہ فقہ کا ماخذ بھی قرآن وسنت ہے) کیا وہ حضرات قرآن کریم میں سے صرف ایک آیت اور صحیح بخاری ومسلم شریف میں صرف ایک صحیح صریح غیر معارض روایت پیش کر سکتے ہیں جس میں اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہو کہ نماز باجماعت میں امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ پڑھنا فرض ہے جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل ہے۔

﴿ وما ارید الا الاصلاح ﴾

فـــائـده جـلـیـلــه: . چونکہ فریق مخالف کے نزدیک دلائل شرعیہ صرف قرآن وحدیث ہیں اس لیے ان کے اپنے اصول کے مطابق ان سے صرف اور صرف قرآن وحدیث کا ہی مطالبہ کیا جائے کیونکہ ان کے اپنے علامہ صاحب رقمطراز ہیں ادلــه دیـن اسـلام وملـت حـقــه خیرالانام منحصر در دوچیـز اسـت یکے کتاب عزیزودیگر سنت مطہره وماورائے ایں ہردو کدام حجت نیره وبرہان قاطع نیست ۔ دین اسلام اور ملت خیر الانام ﷺ کے دلائل صرف دو چیزیں ہیں ۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ۔ ان کے علاوہ کوئی چیز دلیل وحجت نہیں عرف الجادی ص ۳/ ہدیۃ المہدی ص ۴

مستدلات حنفیہ

دلیل نمبر ۱ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

واذاقرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون

اور جب پڑھا جائے قرآن پس اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تا کہ تم رحم کیے جاؤ سورۃ الانفال/ پارہ نمبر۹/ آیت نمبر۲۰۴

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ قرات خلف الامام کو بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا، امام اور مقتدی دونوں کے کاموں کو الگ الگ بیان فرمادیا، کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے (امام قرأت کرے) تو مقتدیوں کا کام صرف اور صرف خاموشی کے ساتھ توجہ کرنا ہے۔

ہوسکتا ہے آپ کے ذہن میں آئے کہ اس آیت میں نماز باجماعت کا تذکرہ تو نہیں ہے پھر کس طرح اسے مسئلہ قرأۃ خلف الامام کے منع کی دلیل بنایا جارہا ہے؟ تو اس کے سمجھنے کیلیے اچھی طرح ذہن نشیں فرماویں کہ ہمارے پاس **اولاً** اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت کے اقوال موجود ہیں جو ہمیں قرآن کریم کی آیات طیبات کا شان نزول اور احادیث رسول ﷺ کا صحیح محل بتاتے ہیں۔ **ثانیاً** جمہور علماء سلف وخلف کے اقوال بھی تعیین مسئلہ میں حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی

شریف میں ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ان اللہ لایجمع امتی او قال امة محمد ﷺ علی ضلالة ویداللہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار

ترمذی/ ج۲/ص۲۹/مشکوٰۃ/ص۳۰

یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد ﷺ کو گمراہی پر جمع نہ کرینگے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (حفاظت) جماعت پر ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا آگ میں الگ ہوا۔

نیز صحاح ستہ کی مشہور کتاب ابن ماجہ شریف میں ہے۔قال رسول اللہ ﷺ اتبعوا سواد الاعظم فانه من شذ شذفی النار. ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ/ص۳۰

حضرت ﷺ نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرو جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ کی آگ میں الگ ہوا۔

ان ہر دو احادیث طیبہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ جمہور علمائے امت کا قول بھی حجت اور دلیل کا درجہ رکھتا ہے۔

تو لیجئے اس آیت کریمہ کے سلسلہ میں اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین وعلماء کبار کے ارشادات ملاحظہ فرماویں۔

〈۱〉 مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق منقول ہے صلی ابن مسعودؓ فسمع اناسا یقرؤن مع الامام فلما انصرف قال اما

ان لکم ان تفھمو ا اما ان لکم ان تعقلو ا و اذاقری ٔ القراٰن فاستمعو ا له و انصتو لعلکم ترحمون ۔تفسیر ابن جریر/ج۹/ص۱۰۳

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے (ایک مرتبہ) نماز پڑھائی اور چند آدمیوں کوانہوں نے امام کے ساتھ قرأۃ کرتے سنا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو جب قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہوتو اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا۔

فائدہ:۔اچھی طرح جان لیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ وہ عظیم المرتبت صحابی ہیں جن کے متعلق صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا ابن مسعودؓ کی ہدایت اور حکم کو مضبوطی سے تھامے رکھو ترمذی شریف/ج۲/ص۲۹۳

اور بخاری شریف ج۱/ص۵۳۱ پر بھی ہے کہ تم قرآن کریم ان چار سے سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ، سالم مولی ابی حذیفہ، ابی بن کعب، معاذ بن جبل۔

〈۲〉 رئیس المفسرین حضور اکرم ﷺ کے چچازاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے

عن ابن عباس فی قوله تعالی واذ اقرئ القران فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی فی الصلوٰة المفروضة روح المعانی

/ ج۹/ص۱۵۰/تفسیر ابن جریر/ ج۹/ص۱۰۳/تفسیر ابن کثیر ج۲/ص۲۸

سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس آیت کا شان نزول فرضی نماز ہے۔

فائدہ :۔ حضرت ابن عباسؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے صحابی رسول بھی ترجمان القرآن کا لقب عطا فرماتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر ج۱/ص۳

ناظرین مکرم :۔ ہم نے قرآن کریم کی آیت سے وہی کچھ سمجھا وہی استدلال کیا وہی تفسیر کی جو اللہ کے نبی ﷺ کے شاگرد کر رہے ہیں کہ امام کا کام قرأۃ کرنا ہے اور مقتدی کا کام خاموش رہنا ہے۔

مزید براں درج ذیل کتب میں حضرات صحابہ کرام اور تابعین خصوصاً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت مقدام بن اسودؓ، حضرت جابرؓ، حضرت سفیان ثوریؒ، حضرت قتادہؒ، حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت شعبیؒ، حضرت سعید ابن جبیرؒ، حضرت عطاء ابن ابی رباحؒ، کے اقوال ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ یہ آیت نماز کے سلسلہ میں نازل ہوئی۔ تفسیر ابن جریر/ ج۹/ص ۱۹۲ /تفسیر روح المعانی/ ج ۵ /ص ۱۵۰/تفسیر معالم التنزیل / ج ۲/ص۲۲۶/ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی/ ج ۴/ص۳۵۴/تفسیر خازن/ ج ۲/ ص۲۷۲/تفسیر ابن کثیر/ ج ۲/ص۹۷/تفسیر مظہری/ ج ۱۰/ص ۱۱۹/حضرت ابی ہریرہ دار قطنی/ ۳۲۶۔

اجماع ھی اجماع :۔ بلکہ امام احمد بن حنبلؒ نے تو اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے متعلق نازل ہوئی۔ ملاحظہ ہو المغنی لابن قدمہ/ ج ۱ /ص ۲۳۱/ نصب الرایہ / ج ۲/ص ۱۴/ الفتاوی الکبری لابن تیمیہ / ج ۲/ص ۲۸۸/ خصوصیت کے ساتھ تفسیر نسفی / ج ۲/ص ۷/ پر ملاحظہ فرماویں کہ **جمھور الصحابۃؓ علی انہ فی استماع الموتم** ۔جمہور صحابہ کرام کا مسلک یہ ہے کہ اس آیت کا تعلق مقتدی سے ہے۔

نیز تفسیر قرطبی ج ۷/ص ۳۵۴ پر ہے **اجمع اھل التفسیر ان ھذا الا ستماع فی الصلوٰۃ المکتوبۃ و غیرہ** مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ حکم فرضی اور غیر فرضی نمازوں کو شامل ہے

ناظرین مکرم :۔ان تمام معتبر اور واضح دلائل کے باوجود بھی اگر کوئی شخص قرآنی آیت کے مطلب و تفسیر کا منکر ہو تو اس کی اپنی قسمت۔

اشکال :۔ بعض احباب یہ کہہ کر مغالطہ دیتے ہیں کہ یہ آیت تو خطبہ جمعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی نماز سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

جواب نمبر ا :۔اصحاب رسولؐ تابعین عظام جلیل القدر مفسرین اور بقول امام احمد بن حنبلؒ اجماع امت اور بقول علامہ قرطبی اجماع مفسرین اور بقول علامہ نسفی جمہور صحابہؓ اس آیت کو نماز میں تلاوت کے متعلق بتاتے ہیں تو خطبہ

سے متعلق کرنے والے خود ہی انصاف کرلیں کہ وزنی بات کس کی ہے

جواب نمبر ۲: ۔درج ذیل کتب میں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آیت مبارکہ مکی ہے اور جمعہ کا حکم مدینہ طیبہ میں نازل ہوا (لہذا اس آیت میں بحالت نماز مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے) تفسیر معالم التنزیل/ ج ۲/ص ۲۲۶/تفسیر مظہری /ص ۵۰۷/سورۃ الاعراف /تفسیر خازن /ص ۲۷۲/سورۃ الاعراف/تفسیر قرطبی/ ج ۷/ص ۳۵۳/

جواب نمبر ۳: ۔احکام القرآن/ ج ۳/ص ۶۵/ پر امام ابی بکر احمد الرازی الجصاص متوفی ۳۷۰ھ نے سیدنا علی المرتضی ،سیدنا عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد، حضرت جابر، حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابو سعید، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ثابت ،حضرت انس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام کے پیچھے قرات نہ کرنے کی روایات پیش فرمائی ہیں۔

فرمائیے :اگر قرآن کریم میں امام کے پیچھے تلاوت کرنے کا حکم ہوتا تو یہ جلیل القدر اصحاب رسول ﷺ منع کیوں فرماتے؟

جواب نمبر ۴: ۔اگر بالفرض خطبہ والی بات تسلیم بھی کر لی جائے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نماز اس کا شان نزول نہیں کیونکہ اسباب نزول میں تعدد جائز ہے ملاحظہ ہو فتح المجید شرح کتاب التوحید/ص ۱۵۷/الشیخ عبدالرحمٰن بن

حسن بحوالہ احسن الفتاوی/ ج ۳/ص ۱۳۴/

مثلاً آیت شریفہ **لاتجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا** کا شان نزول صحیح بخاری/ ج ۲/ص ۶۸۶/ صحیح مسلم / ج ۱/ص ۱۸۳/ سنن نسائی / ج ۱/ص ۱۱۶/ میں نماز بتایا گیا ہے اور اسی مقام پر اس کا شان نزول دعا بھی بیان کیا گیا ہے۔

بے بسی کی بات :۔ بعض احباب بے بس ہو کر کہہ دیتے ہیں یہ آیت کفار کے متعلق ہے۔

جواب :۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کفار تو قرآن کریم کے ادب میں خاموش رہیں مگر مسلمان اس ادب سے محروم رہیں **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم .**

دلیل نمبر ۲:۔ **ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا**

اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجیے۔

اس آیت کی تفسیر ملاحظہ فرماویں مشہور غیر مقلد عالم جونا گڑھی کی زبانی

اس کے شان نزول میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مکے میں رسول اللہ ﷺ چھپ کر رہتے تھے جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو آواز

قدرے بلند فرمالیتے مشرکین قرآن سن کر قرآن کو اور اللہ کو سب وشتم کرتے اللہ تعالی نے فرمایا اپنی آواز کو اتنا اونچا نہ کر کہ مشرکین سن کر قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ آواز اتنی پست کرو کہ صحابہ بھی نہ سن سکیں (تفسیر قرآن مطبوعہ سعودی عرب سورۃ بنی اسرائیل)

یہی تفصیل ملاحظہ ہو بخاری شریف/ ج ۲/ص ۶۸۶ بلکہ مسلم شریف ج ۱/ص ۱۸۳ پر تو بات بالکل واضح ہے

عن ابن عباسؓ فی قوله تعالی ولا تجهر بصلاتک ولاتخافت بها قال نزلت و رسول الله ﷺ متوار بمكة فكان اذا صلی باصحابه رفع صوته بالقرآن فاذا سمع ذالک المشرکون سبوا القرآن ومن انزله ومن جاء به فقال الله لنبيه ﷺ ولاتجهر بصلاتک فيسمع المشرکون قرأتک ولا تخافت بها من اصحابک اسمعهم القرآن

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ مکہ میں پوشیدہ رہتے تھے جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو تلاوت قرآن کرتے وقت آواز بلند فرمالیتے جب مشرکین سنتے تو قرآن کریم اور حضور اکرم ﷺ کو گالیاں بکتے پس اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا آپ تلاوت اتنی اونچی نہ کریں کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی پست

پڑھیں کہ صحابہ بھی نہ سن پائیں۔اس انداز سے پڑھیں کہ صحابہ (آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے) تلاوت سنیں

اس مضمون کو درج ذیل مقامات پر بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ھے

تفسیر خازن/ص۱۵۴/تفسیر مظہری/ص۱۰۶/سورۃ بنی اسرائیل/تفسیر نسفی/ص۲۵۶/سورۃ بنی اسرائیل/تفسیر قرطبی/ ج ۱۰/ص۳۴۳/تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس/ص۳۰۷/تفسیر ابن کثیر/ص۴۰۵/تفسیر معالم التنزیل/ ج۳ /ص۱۴۲/تفسیر روح المعانی/ ج ۸/ص۱۹۳/ الکشاف/ ج۲/ص۶۵۵/ احکام القرآن/ ج ۳/ص ۳۱۱/تفسیر ابن جریر/ ج ۱۵/ص۲۱۲/ شیخ زادہ /ص۴۴۰ مسند احمد/ ج۱/ص۲۸۳

طرز استدلال :۔مکرم ناظرین اس آیت گرامی میں نماز با جماعت کی صورت میں صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کو بہت اونچا نہ پڑھنے اور قدرے آہستہ پڑھنے کا حکم دیا گیا جو اس بات پر صراحت ہے کہ قرات قرآن صرف حضور اکرم ﷺ (امام) ہی فرماتے تھے صحابہ کرامؓ (مقتدی) نہ فرماتے تھے اور یہی بات تو اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کہتے ہیں۔

ناظرین مکرم :۔ہم نے خوف طوالت کے پیش نظر آپ کے سامنے قرآن کریم سے صرف دو آیات کریمہ کی تشریح اصحاب رسول تابعین اور جلیل القدر

مفسرین سے پیش کی ہے جو ہمارے مدعٰی پر آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہے کہ نماز باجماعت میں قرأۃ قرآن کریم امام کا وظیفہ ہے اور خاموش ہو کر سننا مقتدی کا کام ہے۔

انشاءاللہ ثم انشاءاللہ فریق مخالف اللہ تعالی کے قرآن سے ایک آیت بھی ایسی پیش نہیں کرسکتا جس میں امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کا حکم ہو۔

دلیل نمبر ۳: ۔صحاح ستہ کی مشہور زمانہ کتاب مسلم شریف/ ج۱/ص۱۴۴/ میں حضرت ابوموسٰی اشعریؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا لیؤکم احدکم فاذا کبر فکبروا ..... واذا قرأ فانصتوا ۔تم میں سے ایک تمھارا امام بنے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

امام مسلم اس حدیث کی صحت پر اصرار کرتے ہوئے مشائخ وقت کا اجماع ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں انما وضعت ھھنا ماأجمعو اعلیہ میں نے یہاں (صحیح مسلم میں) وہی حدیث درج کی ہے جس پر مشائخ کا اجماع ہے

یہ روایت ان کتب میں بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں

بیہقی شریف / ج ۱/ص۱۵۵/ جامع المسانید لابن کثیر / ج ۱۴/ص۴۳۷۷/ حاشیہ نصب الرایہ/ ج ۲/ص۱۵/ محدث منذری بحوالہ عون

المعبود/ ج ۱/ص ۱۴۸/ ابن کثیر/ ج ۲/ص ۲۸۰/ فتح الباری/ ج ۲/ص ۲۰۱/مغنی لعلامہ ابن قدامہ/ ج ۱/ص ۲۳۱/ فتاوی ابن تیمیہ/ ج ۲/ص ۲۹۰/عون المعبود / ج ۳/ص ۱۴۸/ معارف السنن/ ج ۳/ص ۳۸۵/ مسند احمد/ ج ۴/ص ۴۱۵/ بحوالہ جامع المسانید / ج ۱۴/ص ۴۳۷۷/ابن جریر/ ج ۹/ص ۱۹۶/ فصل الخطاب/ص ۲۷/سنن ابن ماجہ/ص ۶۱

یہ صحیح اور صریح روایت ہمارے دعوی پر دلیل و حجت ہے کہ امام کی ذمہ داری قرأۃ کرنا اور مقتدی کی ذمہ داری خاموش رہنا ہے۔

دلیل نمبر ۴ :۔ عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین بخاری شریف/ ج ۲/ص ۶۴۲/

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب امام **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین** کہے تو تم (مقتدی) امین کہو

یه حدیث درج ذیل مقامات پر بھی دیکھی جاسکتی هے

صحیح مسلم/ ج ۱/ص ۱۴۴/ نسائی شریف/ ج ۱/ص ۱۰۷/ ابوداؤد شریف/ ج ۱/ص ۱۳۵/ ابن ماجہ شریف/ ج ۱/ص ۶۱/ مؤطا امام مالک/ص ۷۰

واجب الاحترام :۔ قارئین کرام اس حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے اس بات کی تصریح فرمادی کہ جب امام **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین**

کہے(یعنی سورۃ فاتحہ پڑھے)تو تم آمین کہو یعنی فاتحہ پڑھنا امام کا کام ہے اور آمین کہنا مقتدی کا کام ہے۔

دلیل نمبر ۵:۔ عن ابی بکرۃؓ انہ انتھی الی النبی ﷺ و ھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذالک للنبی ﷺ فقال زادک اللہ حرصاً ولا تعد

(ملخصًا) صحابی رسول حضرت ابوبکرہؓ خود اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ اس حال میں حضرت ﷺ کی خدمت پہنچے کہ حضور اکرم ﷺ رکوع میں تھے تو انہوں نے بھی صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کرلیا (اور پھر صف میں مل گئے) پھر یہی واقعہ حضرت ﷺ کو عرض کیا (کہ آپ رکوع میں تھے میں نے صف تک پہنچنے سے پہلے پہلے رکوع کرلیا تا کہ میری رکعت ضائع نہ ہو جائے)اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے (تحسین کرتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالی آپ کے حرص کو زیادہ کریں دوبارہ نہ کرنا۔ بخاری شریف/ ج۱/ص۱۰۸/ ابوداؤد شریف / ج۱/ص۹۹/طحاوی شریف/ ج۱/ص۱۹۳/ بیہقی شریف/ ج۲/ص۸۹/۹۰/

یہ حدیث مبارک ہمارے دعوی پر نصف نہار کی طرح واضح ہے کہ حضرت ابوبکرہ ؓ صحابی رسول ﷺ رکوع میں شامل ہو رہے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی مگر حضور نبی کریم ﷺ انہیں نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں فرماتے

بلکہ زادک اللہ حرصا (اللہ آپ کے حرص نماز باجماعت) کو زیادہ فرمائے کہہ کر اس کی دل جوئی فرمارہے ہیں اگر یہ رکعت امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کے سبب نہ ہوتی تو حضور ﷺ نماز دوبارہ پڑھنے کا ارشاد فرماتے۔

دلیل نمبر ۶ :۔باب تأویل قولہ عزوجل واذا قرئ القران فا ستمعو الہ وانصتو ا لعلکم ترحمون عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذ اکبر فکبرو ا واذا قرأ فانصتوا نسائی شریف/ ج۱/ص۱۰۶/ ۱۰۷

صحاح ستہ کے مشہور امام امام نسائیؒ اللہ تعالی کے ارشاد گرامی واذا قرئ القران فا ستمعو الہ وانصتو ا لعلکم ترحمون کی تاویل وتفسیر بیان کرتے ہوئے مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جس وقت (امام) اللہ اکبر کہے تم بھی (مقتدی)اللہ اکبر کہو اور جب (امام) قرأۃ کرے پس تم (مقتدی) خاموش رہو۔

اسی روایت کی صحت کو امام مسلمؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب صحیح مسلم/ ج۱/ ص۱۷۴ پر بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں فقال ھو صحیح یعنی واذا قرأ فانصتو ا

فرمائیے صحاح ستہ میں سے ایک امام (امام نسائی) اس حدیث کو قرآن کریم کی تفسیر میں بیان کرتا ہے اور صحاح ستہ کا دوسرا امام (امام مسلم) اس حدیث کو صحیح

فرمارہا ہے۔اب بھی امام کے پیچھے قراۃ نہ کرنے میں شکوک وشبہات رہیں تو پھر اللہ حافظ۔

دلیل نمبر ۷ :. عن ابن عباسؓ ..... قال ابن عباس واخذ رسول اللہ ﷺ من القرأۃ من حیث کان بلغ ابو بکرؓ

صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت ﷺ نے وہیں سے قرأت شروع کی جہاں تک ابوبکرؓ پہنچ چکے تھے۔

صحاح ستہ کی شہرہ آفاق کتاب ابن ماجہ شریف/ص ۸۷/مسند احمد/ ج ۱/ص ۲۰۹/بیہقی/ ج ۳/ص ۸۱/مسند احمد/ ج ۱/ص ۳۰۵/طحاوی شریف/ ج ۱ص ۱۹۷/

فتح الباری شرح بخاری/ ج ۲/ص ۱۴۴ پر دنیا تحقیق کے نامور محدث حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں **ھذا لفظ ابن ماجه واسناده حسن** یعنی سند قوی ہے۔

مکرم ناظرین : ۔پیش کردہ روایت دراصل ایک لمبی حدیث مبارکہ کا حصہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مرض الموت کا واقعہ ہے کہ آپ نے فرائض امامت سیدنا ابوبکرؓ کو تفویض فرمادیئے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے طبیعت میں قدرے افاقہ محسوس فرمایا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائے جب کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نماز باجماعت کی امامت

فرمارہے تھے حضرت ﷺ جناب ابوبکرؓ کے قریب تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھانا شروع فرمائی حضرت ابوبکرؓ مکبر بن گئے اب حضرت ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہیں پڑھی بلکہ وہیں سے قرأۃ شروع فرمائی جہاں تک ابوبکرؓ قرأۃ فرما چکے تھے۔

واجب الاحترام دوستو: ۔یہ اللہ کے نبی ﷺ کی دنیوی زندگی میں آخری باجماعت نماز ہے (فتح الباری/ ج۲/ص۱۴۴)

فرمائیے :۔ جولوگ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والوں کو کہتے ہیں تمھاری نماز نہیں ہوتی تو اس واقعہ کی روشنی میں ان کا اللہ کے نبی ﷺ کے متعلق کیا فتوی ہوگا؟

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں ابن عمرؓ کا ارشاد نقل کیا ہے ا نما یؤ خذ بالا خر فالآخر من فعل النبی ﷺ بخاری/ ج۱/ص۹۶/ یعنی حضور اکرم ﷺ کے آخری عمل پر عمل کیا جاتا ہے۔

ذرا ضد اور تعصب کو دور پھینک کر انصاف فرمایئے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا آخری عمل (امام کے پیچھے از سرنو فاتحہ نہ پڑھنا) احناف کے مسلک کی تائید ہے یا نہ؟

آنکھ والا تیری قدرت کا کرشمہ دیکھے
دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

فائدہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے قول کے مطابق دین حضور اکرم ﷺ کے

آخری عمل وحکم کا نام ہے مثلاً

پہلے شراب پی جاتی تھی مگر آخری حکم شراب کی حرمت ہے

پہلے موحد ومشرک کا نکاح جائز تھا مگر آخری عمل حرمت نکاح ہے

پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی تھی آخری عمل بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرنا ہے۔

پہلے نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی آخری عمل منع ہے

جب ہم سب لوگ شراب کی حرمت، مشرک سے نکاح کی حرمت، بیت المقدس کی طرف منہ نہ کرنے نماز میں کلام نہ کرنے پر اس لیے عمل کرتے ہیں کہ یہی اللہ کے نبی ﷺ کا آخری حکم وعمل ہے تو آخر کیا وجہ ہے اس ضابطہ کو پس پشت ڈال کر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو فرض تک کہا جاتا ہے اور نہ پڑھنے والے کی نماز باطل قرار دی جاتی ہے جبکہ اللہ کے نبی ﷺ نے آخری نماز وہیں سے شروع فرمائی جہاں تک ابوبکرؓ قرأۃ کر چکے تھے از سر نو فاتحہ نہیں پڑھی

دلیل نمبر ۸:۔ اقوال صحابہؓ

حضرت زید بن ثابتؓ :۔ عن عطاء انه سأل زيد ابن ثابت عن القرأة مع الامام فقال لا قرأة مع الامام فی شیء من الصلاة .

جب حضرت عطاءؒ نے سیدنا زید بن ثابت (صحابیؓ) سے امام کے

پیچھے قرأۃ کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأۃ نہیں کی جاسکتی مسلم شریف/ ج۱/ص۲۱۵/نسائی شریف/ ج۱/ص۱۱۱/طحاوی شریف / ج۱/ص۱۰۸/مؤطا امام محمد/ص۱۰۰

دلیل نمبر ۹ :۔

حضرت ابن عمرؓ : ۔ عن ابن عمرؓ قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبہ قرأۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ وکان عبداللہ لا یقرأ خلف الامام

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو امام کی قرأۃ ہی کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو اسے قرأۃ کرنی چاہیئے اور عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے نہیں پڑھا کرتے تھے مؤطا امام مالک/ص۶۸/طحاوی شریف/ ج۱/ص۱۰۸/مؤطا امام محمد/ص۹۴/

دلیل نمبر ۱۰:۔

حضرت جابرؓ : ۔من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القران فلم یصل الا وراء الامام

جس شخص نے ایک رکعت بغیر فاتحہ کے پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے ترمذی شریف/ ج۱/ص ۶۵/۶۶/مؤطا امام مالک

/ص٦٦ یعنی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں

لمحہ فکریہ

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو اور بھائیو آپ کے سامنے قرآن کریم کی دو آیات طیبات نقل کی گئیں جن کی تفسیر اصحاب رسول ﷺ تابعین اور جلیل القدر مفسرین سے بیان کی گئی کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے

پھر اللہ کے نبی ﷺ کی پانچ عدد احادیث مبارکہ صحاح ستہ میں سے اور زیادہ تر بخاری شریف اور مسلم شریف سے تحریر کی گئیں جن میں امام کے پیچھے قرأۃ نہ کرنے کی صراحت موجود ہے

ان کے بعد اتمام حجت کے لئے مسلم شریف ترمذی شریف اور مؤطا امام مالک سے تین عدد اصحاب رسول ﷺ کے اقوال پیش کئے گئے جو اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرنی چاہیے

اب بھی کوئی یہ کہتا پھرے کہ احناف کی نماز اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کے خلاف ہے یا ان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے اسے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا پڑے گا۔

〈۱〉 جو صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے فاتحہ کے قائل نہ تھے ان کی ساری زندگی کی نمازیں باطل ہونگی؟

〈۲〉 خود اللہ کے نبی ﷺ کی آخری باجماعت نماز کا کیا بنے گا جسے پہلے سیدنا ابوبکرؓ پڑھا رہے تھے کیونکہ حضرت ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہیں پڑھی؟

〈۳〉 ان مفسرین کے متعلق کیا فتوی ہوگا جو قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں؟

کسی نے میرے چند تنکوں کو جلانے کے لئے
آگ کی زد میں گلستان کا گلستاں رکھ دیا

خدا را سوچئے :۔ کہیں احناف کی مخالفت کرتے ہوئے تمھارے فتوے (امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی) کی زد میں اصحاب رسول ﷺ خود اللہ کے رسول ﷺ اور چودہ سو سال کی امت کے مشائخ و بزرگ تو نہیں آ رہے۔

سنبھل کر قدم رکھنا میکدہ میں مولوی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

فریق مخالف کے چند ضروری دلائل اور ان کا حل

دلیل نمبر ۱ :۔ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی

جواب نمبر ۱ :۔ مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت جابرؓ متوفی ۷۴ھ اس

حدیث:۔من صلی رکعۃلم یقرأفیھابام القران فلم یصل کےمتعلق فرماتے ہیں الاان یکون وراء الامام ترمذی ج۱/ص۶۵/۶۶

جس شخص نے ایک رکعت بغیر فاتحہ کے پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے اس سے معلوم ہوا یہ حدیث مقتدی کے بارہ میں نہیں بلکہ اکیلے کے متعلق ہے۔

جواب نمبر ۲:۔ قال سفیان لمن یصلی وحدہ ابوداؤد/ ج۱/ص۱۶۶

مشہور تابعی امام بخاریؒ کے بڑے استاذ حضرت سفیانؒ متوفی ۱۹۸ھ فرماتے ہیں یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

جواب نمبر ۳: ۔آیئے اس حدیث کا مطلب امام وقت سیدنا امام احمد بن حنبلؒ متوفی ۲۴۱ھ سے پوچھتے ہیں۔آپ نے فرمایا معنی قول النبی ﷺ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اذاکان وحدہ

ترمذی شریف/ ج۱/ص۶۵/۶۶

یعنی یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

قارئین ذی وقار:۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے سلف صالحین نے اس روایت کا صحیح محل بیان فرمادیا ہے۔جو کہ خیر القرون کا زمانہ تھا مگر نامعلوم آج تک بعض احباب سلفی کہلانے کے باوجود سلف کی بات پر یقین کیوں نہیں رکھتے؟

دلیل نمبر ۲:۔حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خداﷺ کے پیچھے نماز فجر میں تھے حضورﷺ نے قرأت کی پس بھاری ہوئی حضرتﷺ پر قرأۃ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو ہم نے عرض کی جی ہاں اے اللہ کے نبیﷺ آپﷺ نے فرمایا نہ کیا کرو سوائے فاتحہ کے یقیناً نہیں نماز اس شخص کی جو فاتحہ نہ پڑھے۔

طرزاستدلال :۔حضرت عبادہؓ کی روایت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

جواب نمبر ۱ :۔یہ روایت ابوداؤد شریف میں ج۱/ص۱۱۹ پر ہے

خدا جانے دن رات ہمیں امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہونے پر کوسنے والے اور بخاری بخاری کی رٹ لگانے والے امام بخاری کے گن گانے والے اور بغیر بخاری کے کسی کی نہ سننے والے ایک ہی سانس میں نو دس مرتبہ صحیح بخاری شریف کا ذکر خیر کرنے والوں کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے کہ بخاری شریف سے صحیح صریح غیر معارض روایت کیوں نہیں پیش کرتے جس میں اللہ کے نبیﷺ کا صراحۃ واضح ارشاد ہو کہ نماز باجماعت میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے۔

جواب نمبر ۲:۔ اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحاق ہے جسکے متعلق

یحیٰی بن القطان کہتے ہیں کذاب ہے،ابن عدی فرماتے ہیں مرغ باز تھا،علی کہتے ہیں منکر تقدیر تھا،سلیمان التیمی فرماتے ہیں کذاب ہے،ابوداؤد کہتے ہیں معتزلی تھا،امام نسائی فرماتے ہیں لیس بالقوی ،دارقطنی فرماتے ہیں کذاب ہے۔میزان الاعتدال ج۶/ص۵۷/۵۸

یحیٰی بن معین فرماتے ہیں ضعیف لیس بالقوی۔

تہذیب التہذیب ج۹/ص۳۷

محمد بن اسحاق رمی بالتشیع والقدر

یہ بزرگ شیعہ اور منکر تقدیر ہونے میں شہرت رکھتے تھے۔تقریب التہذیب ص۴۳۴

امام مالک بن انس فرماتے ہیں کذاب ،دجال من الدجاجلة ،فرہانی فرماتے ہیں زندیق ہے۔الکامل ج۷/ص۲۵۵

سنائیے :۔ اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی دعوت دینے والے دجال کذاب اور شیعہ کے دروازہ پر کیسے پہنچ گئے؟

جواب نمبر ۳: ۔حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی روایت بخاری شریف ج۱/ص۱۰۴ پر بھی موجود ہے مگر اسمیں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے نہ پڑھنے کا ذکر نہیں یہ ذکر ابوداؤد اور دیگر میں ہے

کبھی اس بات پر بھی توجہ فرمائی دونوں روایات حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے ہیں مگر امام بخاری اپنی صحیح میں جماعت والی روایت نہیں لیتے اس کی وجہ کیا ہے؟

اس سلسلہ میں گذارش یہ ہے کہ جماعت کے تذکرہ والی روایت امام بخاری کی شرط پر نہیں، وہ اسے اس قابل ہی نہیں سمجھتے کہ بخاری شریف میں ذکر کریں۔اس لیے کہ مشہور غیر مقلد عالم اپنی تصنیف تیسیر الباری ص ۶۲ پر قرآن مجید و بخاری شریف کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں طالب حق کو یہی دو کتابیں کافی ہیں تمام جہان کی کتابوں کو ان دو کتابوں پر پیش کرنا چاہیئے جو ان کے موافق ہوں وہ صحیح جو مخالف ہوں وہ ان کے مصنفین کو مبارک۔غیر مقلدوں کو اپنے اس شیخ کا کچھ تو پاس کرنا چاہیئے

دلیل نمبر ۳: ۔مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا **اقرأ بها في نفسك** (ایسی حالت میں) اپنے دل میں پڑھ لیا کرو

طرز استدلال :۔ معلوم ہوا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

جواب :۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی مسئلہ تراویح وطلاق ثلاثہ ہو یا جمعہ کی پہلی اذان وہاں تو اقوال صحابہ کو حجت نہیں مانا جاتا، بدعت کہا جاتا ہے۔مگر آج حضرت ابو

ہریرہؓ کی بات حجت بن رہی ہے۔

میں آپ سے آپ کی زبان میں پوچھتا ہوں کیا ابو ہریرہؓ نبی ہیں ان کی بات وحی ہے؟

یاد رکھیے :۔ یہ جملہ (دل میں پڑھ لیا کرو) اللہ کے نبی ﷺ کا قول نہیں صحابی کا قول ہے۔ اور تمھارے مشہور علامہ نے عرف الجادی ص ۳۸ پر فرمایا ہے وقول صحابی حجت نہ باشد صحابی کی بات حجت و دلیل نہیں۔

فائدہ :۔ بعض حضرات فی نفسک کا معنی آہستہ پڑھنا بتا کر دھوکہ دیتے ہیں یہ تو یہ درست نہیں کیونکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری ج ۲/ص ۷۹۴ پر نقل کیا ہے من طلق فی نفسه فلیس بشیيءٍ جس نے دل میں طلاق دی اس کا اعتبار نہیں تو آہستہ والا معنی کرنا درست نہ ہوگا۔

فاتحہ خلف الامام کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ اس کا پڑھنا فرض و واجب ہے۔

حوالہ جات :۔

﴿۱﴾ الحمد شریف پڑھنے کی کس قدر تاکید ہے جب کہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی ..... کیونکہ اس کا پڑھنا فرض ہے۔ صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۵ مولانا محمد صادق سیالکوٹی

〈۲〉زیر اکہ بے فاتحہ نہ نماز صحیح است نہ ادراك رکعت معتدبہ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح ہے نہ رکعت کا اعتبار ہے عرف الجادی ص ۲۶

〈۳〉ومن فرائضھا قرأة الفاتحه لقادر علیها فی کل رکعة ..... للامام والما موم فرائض نماز میں سے ہے یہ بات کہ ہر رکعت میں امام ومقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے۔ نزل الابرار ص ۷۵

〈۴〉ان قرأة الفاتحة الکتاب واجبة علی من خلف الامام فی جمیع الصلوٰات امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا تمام نمازوں میں واجب ہے۔

تحفۃ الاحوذی ج ۲/ص ۲۴۰

〈۵〉قلت القرأة خلف الامام فیما اسر وفیما جھر ھذا ھو الحق امام کے پیچھے سری وجہری نماز میں قرأت کرنا حق ہے۔ عون المعبود ج ۳/ص ۳۰

تو ان حوالہ جات کی روشنی میں فرمائیے

〈۱〉 کیا قرآن مجید سے ایک ایسی آیت پیش کی جاسکتی ہے جس کے متعلق اصحاب صحاح ستہ نے اپنی صحاح میں بطور تفسیر صحیح سند سے اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے؟

〈۲〉 کیا بخاری ومسلم میں حضرت ﷺ کا صحیح صریح غیر معارض ارشاد پیش کیا جاسکتا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض ہے جو نہیں پڑھتا اس کی نماز باطل ہے؟

〈۳〉حضرت ابوبکرہؓ جو کہ رکوع میں آ کر ملے اور قیام میں فاتحہ نہ پڑھ سکے کیا بتانا پسند فرمائیں گے کہ اگر ان کی نماز نہ ہوئی تو حضور ﷺ نے زادک اللہ حرصا فرما کر دعا کیوں دی اور نماز دوبارہ پڑھنے کا کیوں نہ فرمایا؟

〈۴〉حضرت ﷺ کی وہ نماز باجماعت جس میں حضور ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہ پڑھی بلکہ وہیں سے قرأۃ شروع فرمائی جہاں تک حضرت ابوبکرؓ قرأۃ کر چکے تھے.....وہ ہوگئی تو کیوں؟

نیز سیدنا ابوبکرؓ نے مقتدی بن کر فاتحہ پڑھی یا نہ اگر فاتحہ پڑھی تو صحیح سند سے ثبوت چاہیے اگر نہیں پڑھی تو ان کی نماز کا کیا بنا؟

ہماری دیگر مطبوعات

منهاج التبليغ **مخزن التقارير**

مصباح المقررين **براهين اهلسنت**

تالیفات شیخ المشائخ علامۃ الزمان مولانا

دوست محمد قریشی نوراللہ مرقدہ

علماء مبلغین اور عوام کے لئے خوشخبری

پیر طریقت استاذ العلماء حضرت العلامہ

مولانا محمد عمر قریشی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خطبات کا مجموعہ

الموعظۃ الحسنۃ جلد اول چھپ چکا ہے

آج ہی طلب فرمائیے اور علمی تشنگی بجھائیے

الموعظۃ الحسنۃ جلد دوئم اور سوانح حیات شیخ المشائخ

حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشیؒ زیر طبع ہیں انشاءاللہ جلد ہی منظر عام پر ہوں گی

برائے رابطہ

مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ 0662242632

مولانا محمد مرسلین صاحب ملتان 03007307166

علماء مبلغین اور عوام کے لئے خوشخبری

پیر طریقت استاذ العلماء حضرت العلامہ

مولانا محمد عمر قریشی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خطبات کا مجموعہ

الموعظۃ الحسنۃ جلد اول چھپ چکا ہے

آج ہی طلب فرمائیے اور علمی تشنگی بجھائیے

الموعظۃ الحسنۃ جلد دوئم اور سوانح حیات شیخ المشائخ

حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشیؒ زیر طبع ہیں انشاءاللہ جلد ہی منظر عام پر ہوں گی

برائے رابطہ

مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ 0662242632

مولانا محمد مرسلین صاحب ملتان 03007307166